

Registerd L. No. 89

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۶) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

کلیسیائی اتحاد کے متعلق جو کمیٹی پریسبٹیرین کلیسیائے ہند کی طرف سے مقرر ہوئی تھی اسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی مسیحی جو اس کمیٹی میں شریک کئے گئے تھے وہ اس امر میں بہت دلچسپی نہیں لیتے۔ ایک کا جواب یہ ہے کہ ہندوستانی مسیحی کوئی ایسا طریق اتحاد بغیر غیر ممالک مشنریوں کے امداد کے قائم نہیں کرسکتے۔ ہماری رائے میں جو اختلاف نظر آتے ہیں وہ ہمارے پیدا کئے ہوئے نہیں ہیں۔ یہ ضروری امر ہے کہ مشنری صاحبان اتحاد کا پہلا قدم بطور نمونہ ہمارے آگے رکھیں اور ہم حتی الوسع انکی مدد کرنے کو آمادہ ہیں۔ **لاہور** کے بشپ صاحب نے ہندوستان کے یورپین صاحبان کے آگے یہ اپیل پیش کی تھی کہ وہ تمام تعلیمیافتہ ہندوستانیوں کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھیں اور یہ صلاح دی تھی کہ وہ ان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئیں۔ اس پر اینگلو انڈین سرکل میں بہت سی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ امید کیجاتی ہے کہ اس کا کوئی عمدہ نتیجہ نکلیگا۔ **وہ خط** ہمدردی کا جو قیصر ہند کی طرف سے دربارہ طاعون آیا ہے اس ملک کے لوگوں کے لئے خاص نہایت فیض بخش ثابت ہوا ہے۔ اس خط سے بادشاہ وقت کی پدری ہمدردی اس ملک کے امورات کے متعلق ثابت ہوتی ہے۔ اور تمام لوگ ہم آواز ہو کر قیصر ہند کی تہہ دل سے شکر گذاری ادا کر رہے ہیں

اُمید کیجاتی ہے کہ امسال طاعون سے بچنے کے لئے گورنمنٹ ہند کی طرف سے بہت کچھ مدد پہنچے گی۔ چوہوں کے ہلاک کرنے کی تجویزیں درپیش ہونگی۔ لوگوں کے باہر نکالنے میں مدد کی جائیگی اور حفظ صحت کا بھی بہت کچھ بندوبست کیا جاویگا۔ اور یہ بھی زیر تجویز ہے کہ بعض ایسے گھر بنائے جائینگے جنمیں چوہے نہ رہ سکینگے اور ٹیکہ بھی لوگوں کی رضامندی سے عمل ہوگا۔ ضروری ہے کہ لوگ بھی اس کارخیر میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹاویں۔ **وہ اصلاحیں** جو گورنمنٹ کے متعلق سکرٹری آف سٹیٹ نے منظور فرمائی ہیں تین ہیں۔ (۱) مجلس مشیران اعیان (۲) وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل اور پراونشل لیجسلیٹو کونسل کی تعداد بڑھانا (۳) گورنمنٹ ہند اور پراونشل جمع اور خرچ کے متعلق بحث کی تبدیلی۔ **سیالکوٹ** کنونشن کی تاریخ ۲۰ سے ۲۴ ستمبر تک مقرر ہے۔ امید ہے سب صاحبان اُس کو دعا میں یاد رکھینگے۔ **مسنر رابرٹ کلارک** مرحوم جو مشن کی ماں تعبیر کئے (گئے) بزرگ خادم کی محنتوں کو پنجاب کے مسیحی بھولے نہیں۔ انکی وفات سے جو رنج اُن کے بیٹوں کو ہوا ہے ہم اُن کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں **کلکتہ** میں ہندوستان کی مشہور عورتوں میں سے ایک عورت حال ہی میں وارد ہوئی ہے جسکی عمر قریباً ۱۰۰ سال کی ہے ہندوستان میں بہ حیثیت سنیاسی اُس نے ہر ایک مندر اور تیرتھ کا سیر کیا ہے بلکہ سو دفعہ ہی بلکہ کئی بار اور بہ حیثیت ایک مسیحی شاہد کے اُس کا نام چندیلا ہے۔ حقیقت میں وہ نیپال کے رہنے والی ہے اور شروع ہی میں وہ

ہو گئی۔ اور اسی طرح آدھا صدی گھوم گھوم کر اُس نے یہی علم ادب کا سکہ کیا اور مشرف بمسیحیت ہوئی۔ **مارکس اٹیو** جو کوریا کے وئیسرائے ہیں وہ رفتہ رفتہ کوریا کی فوج کو بیس پا کرتے جاتے ہیں اور اُن کے بجائے جاپانی سپاہ بھرتی کئے جاتے ہیں۔ وہ ملک کے محکمہ جات عدالت کی بھی اصلاح کر رہے ہیں لیکن اسبات کا انکار کرتے ہیں کہ جاپان کوریا کو اپنا بنا رہا ہے۔ جاپان انکا بیان ہے۔ اوائل میں کوریا گورنمنٹ کے صلاحکار تھے لیکن اب وہ اس جزیرہ نما کے ملکی امورات کو چلاتے ہیں۔ اور بتدریج انکو انجام تک پہنچائینگے۔ **صوبجات متوسط** کے لاٹ صاحب سر جے پی ہیوٹ مع لیڈی ہیوٹ اور میجر گارڈن پرائیویٹ سکرٹری کے ۳ ستمبر کو شملہ میں وارد ہونگے اور ویسٹ ڈینگل لاج میں قیام کرینگے۔ **شمال مغربی** کے چیف کمشنر سر ہیرالی ڈین ۲۰ ستمبر کو شملہ میں وارد ہونگے اور ویسٹر بنگل لاج میں قیام کرینگے۔ مسٹر اے ای مارٹینو جو راولپنڈی کے مقدمہ کے متعلق خاص کام کے لئے متعین ہیں انکو تین مہینے اور زاید دیئے گئے ہیں۔ یہ خبر سنکر نہایت خوشی ہوئی کہ ہمارے ہندوستانی مسیحی بھائی مسٹر ہربرٹ متر لودیانہ کی میونسپلٹی کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں ہمکو قوی امید ہے کہ وہ ہندو اور مسلمانوں دونوں سے عمدہ نباہینگے۔ **راولپنڈی** کے بلوے کے مقدمہ میں اب مجرموں کی طرف سے اظہار گذر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ بیچارے رہا کئے جائینگے کیونکہ انہوں نے ابتک کافی قید بھگت لی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

آگے چلکر ڈیر صاحب مذہب کا مذہب سے مقابلہ کرکے دکھاتے ہیں اور یہہ آیت پیش کرتے ہیں کہ اے نبی تو کہدے کہ میری نماز اور قربانی بلکہ جینا اور مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ہے اور میں اُس کے فرمانبرداروں سے پہلا ہوں۔ اِس آیت میں دو جملے ہیں۔ ایک تو جملہ تعلیمی اور دوسرا دعوے اِس امر کا کہ محمد صاحب خدا کے فرمانبرداروں سے پہلا ہے ہمکو پہلے جملہ سے کسی قسم کا تعارض نہیں ہے لیکن محمد صاحب کے دعوے اور اُن کے عمل کو ہم ضرور پرکھینگے ہمکو یہہ معلوم ہے کہ سنت نبوی کا اتباع ہر ایک مسلمان پر فرض ہے لیکن دیکھنا یہہ ہے کہ کہاں تک محمد صاحب تعلیم مذکور کے مطابق خدا کے فرمانبرداروں سے پہلے ثابت ہوتے ہیں اور نیز کہاں تک انکا بہ کثرت تقلید کے لائق ہے۔ وہ تعلیم جو محمد صاحب کو شروع نبوت میں ہوئی تھی یہہ تھی۔ کہ لا اکراہ فی الدین یعنی دین زبردستی نہیں ہے کہ تو بشیر اور نذیر ہے اسی طرح سورۂ علق و سورت عنکبوت کی متعلقہ آیات ملاحظہ فرمائی جائے۔ یہ آیات مکہ میں نازل ہوئیں۔ اب مدینہ والی آیات جو عین آیات مذکورہ کے رد میں ہیں ملاحظہ فرمائی جاویں چنانچہ مرقوم ہے کہ "لڑو اُن سے جہانتک کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ کا ہو جاوے"۔ اسیطرح دیکھو سورہ توبہ ۵ ویں آیت "جب گذر جاویں مہینے پناہ کے تو مارو مشرکوں کو جہاں پاؤ وغیرہ۔ ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ بمطابق منشاء مذکورہ بالا آیات کہ آنحضرت کا عمل پرکھنے کیلئے عین کسوٹی ہیں صاحب مذکور کو ہدایت ہوتی ہے کہ تو صرف بشیر اور نذیر ہے دین کے معاملہ میں زبردستی ناجائز ہے تو مخالفوں کے ساتھ احسان اور مہربانی سے پیش آ وغیرہ۔ اس کے برعکس ہم یہ دیکھتے ہیں کہ محمد صاحب ان آیات کے مطابق اُسوقت تک چلتے رہے جبتک وہ مکہ میں عاجز اور لاچار تھے لیکن جب ہجرت کے بعد انکو اقبال حاصل ہوا اور انصار اُن کے ہمراہ ہوئے اور ملکی اور سیاسی امور کے متعلق عہد باندھے گئے جس سے انکا حوصلہ بڑھا تو تواضع اور حلم اور بردباری سب کافور ہو گئیں اور تبلیغ اور انذار کے کام کو چھوڑ کر لڑائی اور غارتگری کا طریق اختیار کیا۔ نذیر اور بشیر سے بدلکر قاہر اور جبار بنگئے۔ اقبال مندی تو اُن کے لئے ایک امتحان کی صورت تھی جس میں انکو مکہ والی آیتوں کے منشا کے مطابق ثابت قدم رہنا چاہئے تھا۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ جبرائیل انکی منشا کے مطابق آیات اسلام کی جگہ آیات شاہی نازل کرتا ہے۔ پس پست حالی میں محمد صاحب منکسر نظر آتے ہیں لیکن اقبالمندی کی حالت میں ایک تندخو حاکم نظر آتے ہیں۔ ہم سے یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ جہاد خود حفاظت کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ لیکن محمدی تواریخ اسکی ہر ایک ملک میں شاہد ہے کہ اسلام کی اشاعت بزور شمشیر ہوئی ہے۔ لیکن ہمسے کہا جاتا ہے کہ اے نبی تو کہدے کہ میری نماز اور قربانی بلکہ جینا اور مرنا سب کچھ اللہ کے لئے ہے اور کہ میں انکے فرمانبرداروں سے پہلا ہوں۔ ہم دنیا کی دینی تواریخ میں دینداری کی دو صورتیں دیکھتے ہیں ایک تو زہد کی زندگی بسر کرنا۔ چنانچہ یحییٰ نے یہی زندگی اختیار کی تھی۔ دوئم ایسی روحانی زندگی بسر کرنا کہ دنیا میں ہو کر دنیا کا نہ کہلانا۔ محمد صاحب کی نبوت والی زندگی میں نہ تو ہمکو زہد کا نمونہ نظر آتا ہے اور نہ ہی دنیا میں ہوکے دنیاداری سے بچے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وہ تو خانگی مخصوں اور ملکی دھندوں میں پھنسے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اِس حالت میں ہم کس طرح مان سکیں کہ محمد صاحب کا جینا اور مرنا سب کچھ اللہ کے لئے ہے۔ لیکن ہمسے کہا جاتا ہے کہ تمہارے لئے اللہ کا رسول عمدہ نمونہ ہے اسی نمونہ کے مطابق تم کام کرو۔ آؤ ہم دیکھیں کہ محمد صاحب نے اپنی زندگی میں انسان کا کیا صحیح اور حقیقی نقشہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ مرقوم ہے کہ محمد صاحب اپنے متبنیٰ زید کی جورو کو ایک خاص موقع اور حالت میں دیکھکر یہہ کلمات منہ پر لائے کہ سبحان اللہ مقلب القلوب ہم مان لیتے ہیں کہ انسان بشر ہے اور لغزش کھا جاتا ہے لیکن مسیح کے قول کے مطابق وہ اپنے دل میں زنا کر چکے تھے۔ کیونکہ بدنظری گناہ میں داخل ہے اور انکا اس عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی خواہش بھی گناہ میں داخل تھی۔ لیکن محمد صاحب میں ہم کوئی آثار توبہ کے نہیں دیکھتے بلکہ انپر ایک ایسی آیت نازل ہوتی ہے جو عین اُن کے دل کی رغبت کو پورا کرتی ہے۔ چنانچہ دیکھو سورۂ احزاب رکوع ۵۔ اِس سے ثابت ہے کہ محمد صاحب کو اپنے گناہ کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی انہوں نے مناسب حال پہلو خدا کے سامنے اختیار کیا۔ اور نہ ہی خدا کی قدوسی کا لحاظ رکھا کہ وہ کس نگاہ سے گناہ کو دیکھتا ہے اور نہ ہی خدا ہمکو ایسا نظر آتا ہے جو اپنی قدوسی کا پاس کرکے اپنے بندے پر اس کا گناہ ظاہر کرتا ہے اِس صورت میں ہم کیونکر مان سکیں کہ آنحضرت کا مرنا اور جینا اللہ کے لئے تھا الہام میں دو پہلو ہیں انسانی اور الہٰی۔ الہام حضرت انسان کو خطاب کرتا ہے اور اسکی ہدایت اور فائدہ کے لئے ہے۔ وہ نہ صرف خدا کی مرضی کا اظہار کرتا ہے بلکہ انسان سے وہ حسنات نکلواتا ہے جو کل بنی نوع انسان کے لئے تقلید کا آئینہ ہوں۔ لیکن قرآنی اصول الہٰی یہہ کا تو دعوے بلا ثبوت کرتا ہے مگر انسانی پہلو کا تو نام و نشان تک بھی نہیں ملتا۔ حضرت داؤد سے بھی گناہ سرزد ہوا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ خدائے قدوس ایسے شخص پر جو اسکی مرضی پر چلنے کے لئے مستعد رہتا ہے الہام کے ذریعہ سے اپنی قدوسی کو قائم کرکے گناہ کی کراہت کو ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ ناتن نبی کی معرفت داؤد پر گناہ کی زبونی ظاہر کیگئی ہے اور جونہی گناہ کی خباثت اُسکو نظر آنے لگتی ہے وہ فوراً پشیمان اور نادم ہوتا ہے خدا کی طرف سے وہ بے گناہ ٹھہرایا نہیں جاتا۔ لیکن داؤد خود اپنے گناہ کو دیکھتا ہے اور مان لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں خدا کا گنہگار ہوں۔ گناہ کی وجہ سے انسان اپنے سے غیر آشنا ہو گیا ہے اِس لئے الہام کے انسانی پہلو کی ایک یہہ صورت ہمکو نظر آتی ہے۔ جبسے نہ ہم صرف داؤد کے دلکو دیکھتے ہیں بلکہ اپنی جانچ اور پرتال کرنا بھی سیکھتے ہیں۔ علاوہ اسکے جب محمد صاحب ایک سید البشر و سرور کائنات وغیرہ القاب سے ملقب کئے جاتے ہیں اور انہوں نے خود بھی بہت سے حقوق اپنی ذات کے لئے مخصوص کرائے چنانچہ قرآنی احکام در بارہ نکاح کی قید سے تجاوز فرمایا اور یہ نفس اور بے مہر نکاح بھی اپنے اوپر جائز ٹھہرایا۔ پس یہیں ہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد صاحب ٹھہرایا گیا ایک سردار مخلوق کے طور پر ہماری تعظیم و تکریم کے لئے پیش کئے جاتے ہیں تو ایسے شخص کی تقلید کرنا [illegible] ہے کیونکہ وہاں تک کسی بشر کی رسائی ہی مشکل ہے۔ کیونکہ جو سب سے اعلیٰ ہے اور ہمارا اسم جنس انسان ہی نہیں اسکی تقلید کرنا کچھ معنی نہیں رکھتا۔





مراسلات

سیالکوٹ کنونشن کے عملی نتائج

پھر پھر کے دائرہ ہی میں رکھتا ہوں میں قدم
آئی کہاں سے گردش تقدیر پاؤں میں

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ سیالکوٹ کنونشن روحانی برکات اور الٰہی نعمات کا ذریعہ ہے۔ اور حاضرین سخت سے سخت دل بھی متاثر اور نرم ہوتے ہیں۔ لیکن انکا عملی نتیجہ کہاں تک دیرپا ہوتا ہے۔ قومی تفاوت وہاں موجود ہے۔ امیری غریبی کا فرق وہاں ہے۔ حاکم محکوم کی تمیز وہاں ہے۔ یہہ باتیں ضرور ہونگی لیکن حقیقی یگانگت جو روح کی یگانگت سے بندھی ہوتی ہے اُس کا ظہور کہاں ہے۔ وہاں تو دیسی اور پردیسی اُٹھ اُٹھ کر گلے ملتے ہیں۔ دشمن ویری ایک دوسرے کو معاف کرتے اور آپس میں ایک ہو جاتے ہیں۔ لیکن کیا باہر نکل کر بھی یہہ صورت رہتی ہے؟ خدا کرے کہ رہتی ہو۔ میری آرزو اور درخواست پادری پیٹرسن صاحب و پادری ہائیڈ صاحب۔ پادری انڈرسن صاحب (ظفروال) پادری گارڈن صاحب کی خدمت میں یہہ ہے کہ آپ بزرگوں کی ہمت اور کوشش سے یہہ روحانی سلسلہ جاری ہوا ہے۔ کچھ عملی نتائج پر بھی آپ غور فرماویں ہر روز ایک گھنٹہ ایک ایسی میٹنگ ہوا کرے جو ان باتوں پر غور کرے۔ جو دیسیوں اور پردیسیوں کے درمیان مغائرت کی ہیں اُن کے دور کرنے کا انتظام کیا جاوے۔ پردیسی جو دیسیوں میں نقص دیکھتے ہیں وہ اُنپر ظاہر کریں۔ اور جو دیسی پردیسیوں میں دیکھتے ہیں وہ اُنپر ظاہر کریں۔ لیکن محبت اور ٹھنڈے دل سے اور ہر ایک اُن نقصوں کے دور کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح مجھے یقین ہے کہ خدا ہمکو بہت برکتیں دیگا۔ جبتک یکدلی نہ ہو آسمانی برکات کا نزول ناممکن ہے۔ کیونکہ دو دلی اور مغائرت روحانی نیچر کے خلاف ہے۔ اے میرے بزرگو آپ اسکی فکر کرینگے؟ میری صرف یہہ درخواست محبت میں جلتے ہوئے اور کلیسیا کی ابتر حالت دیکھتے ہوئے خدمت میں عرض کی ہے۔

راقم الحروف حقیر فقیر پر تقصیر

محبتیست کہ دل را نمے دہد آرام
دگر نہ کیست کہ آسودگی نمے خواہد

سیالکوٹ کنونشن کے متعلق اطلاع

سیالکوٹ کنونشن پر جانے والے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ جس کسی کو وہاں گاڑی کی ضرورت ہو۔ اور کرایہ پر برابر رکھنا چاہیں۔ یا کسی خاص وقت کے واسطے ہر روز انکو ضرورت ہو تو مہربانی سے کنونشن سے ایک ہفتہ پیشتر مجھکو اطلاع دیں۔ نیز وہ سب صاحبان جو وہاں تشریف لاوینگے پہنچنے کی تاریخ اور وقت سے اطلاع دیں۔ تاکہ اسٹیشن پر انکا خیر مقدم کیا جاوے۔ اور سواری کا انتظام نیز کیونکہ کنونشن کا کیمپ اسٹیشن سے بہت دور ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تکلیف اٹھاویں اور گھبرا جاویں۔ کیونکہ بعض برادر نازک طبع ہونگے۔

عریضہ نیاز
آر۔ ایم۔ واعظ مظفر گڈھ پنجاب

اخبار جھنگ سیال

اخبار جھنگ سیال مطبوعہ ۲۰ جولائی ۱۹ء صفحہ ۶ کالم اول میں ایک مضمون نگار نے مسٹر مارلے وزیر ہند کی نکتہ چینی کرتے ہوئے بائبل مقدس پر بھی ہاتھ چھوڑا ہے۔ اور جوش میں آکر بائبل مقدس پر ایک نہایت سخت بہتان لگایا جس کا جواب لگے ہاتھوں ادا کیا جاتا ہے۔

قولہ میں خیال نہیں کرتا کہ وزیر ہند بائبل مقدس کو ہندوستان سے خارج کرنے کو مصلحت آمیز سمجھتا ہے یا نہیں کیونکہ اس کتاب سے بڑھکر کوئی کتاب سلطنتوں کے تخت پلٹنے والی نہیں ہے

اقول خدا تعصب کا ناش کرے جو سینکڑوں انسانوں سے جھوٹھ بلواتا ہے جس نے جھنگ سیال کے مضمون نگار کو بھی اپنی مقدس میراث میں سے کچھ حصہ بخشا ہے۔ تاکہ وہ کتاب مقدس پر جو لاکھوں انسانوں کو راہ راست پر لانیوالی ہے یہہ الزام لگائے کہ وہ بغاوتوں کی بانی ہے۔ نہ معلوم مضمون نگار بائبل سے کتنی واقفیت رکھتے ہیں۔ بھلا انہوں نے یہہ بات کہاں سے پائی ہے کہ بائبل سلطنتوں کے تخت پلٹنے والی کتاب ہے کیا وہ کوئی حوالہ دیکھتے ہیں جو بغاوت کی طرف منسوب کیا جاوے علاوہ ازیں اگر نامہ نگار صاحب بائبل کی اُس پاک تعلیم سے جو حاکموں اور محکوموں کی بابت اس میں درج ہے آگاہ ہوتے تو ہرگز یہہ جھوٹھ بولنے کی جرأت نہ کرتے۔

دیکھو بائبل میں کیا لکھا ہے۔ پولوس رسول کا خط رومیوں کو ۱۳: ۱-۷ ہر شخص حاکموں کے تابع رہے۔ کیونکہ ایسی کوئی حکومت نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہو اور جتنی حکومتیں ہیں سو خدا کی طرف سے مقرر ہیں۔ پس جو کوئی حکومت کا سامہنا کرتا ہے وہ خدا کی مقرر بات کا مخالف ہے اور وہ جو مخالف ہیں سو آپ ہی سزا پاوینگے کہ حاکم نیکوکاروں کو نہیں بلکہ بدکاروں کو خوف کا باعث ہیں پس اگر تو چاہے کہ حکومت سے نڈر رہے تو نیکی کر کہ وہ تیری تعریف کریگا کیونکہ وہ خدا کا خادم تیری بہتری کے لئے ہے پر اگر تو برا کرے تو ڈر کہ وہ تلوار عبث نہیں لئے پھرتا کہ وہ خدا کا خادم ہے کہ عدالت کرکے بدکار کو سزا دے اسی لئے تم خراج بھی دیتے ہو کہ وہ خدا کے خادم ہیں جو اسی کام میں مشغول رہتے ہیں پس سب کا حق ادا کرو جس کو خراج چاہئے خراج اور جسکو محصول چاہئے محصول دو اور جس سے ڈرنا چاہئے ڈرو اور جس کی عزت کیا چاہئے اُس کی عزت کرو پھر ہمارے خداوند یسوع نے جو صلح کا سلطان ہے یہہ فرمایا کہ جو خدا کا ہے خدا کو اور جو قیصر کا ہے قیصر کو دو اور بھی دیکھو طیطس ۳: ۱ و ۱ پطرس ۲: ۱۳ دانی ایل ۲: ۲۱ و ۴: ۳۲ وغیرہ۔

کیوں صاحب اب بھی آپ بے خبری رہینگے۔ اور بغیر سوچے ہی اخبار کا کالم سیاہ کر دینگے؟ امید ہے کہ نہیں اور ناظرین بھی حق پر داد دینگے باقی رہی بات مسٹر مارلے بہادر وزیر ہند کی سو یاد رہے کہ وہ ہرگز بائبل مقدس کو ہندوستان سے خارج کرنے کی صلاح نہیں دیںگے کیونکہ یہہ کام انسان کی طاقت سے بہت باہر ہے اور نہ ہی

ان کی صلاح سے بائبل ہندوستان میں آئی ہے یہہ کام خدا نے عظیم اور لاتبدیل کا ہے کہ بائبل ہندوستان میں کروڑوں انسانوں کو نجات کی خبر دے پس خدا اپنا قانون بدل نہیں سکتا بشر ہارے ایک انسان ہے پھر یہہ بھی یاد رہے کہ اگر عیسائی بادشاہ ہندوستان میں راج نہ بھی کرنے آتے تو بھی بائبل کو کون روک سکتا تھا کیونکہ جن ملکوں اور ریاستوں میں مسیحی حکومت نہیں بھی وہاں بھی تو بائبل اپنا پورا اثر کر رہی ہے۔ اور سچائی کا جال ڈالتی جاتی ہے اور تمام بطالت اور بت پرستی کو دباتی جاتی ہے۔

ہاں ایک سلطنت کی بائبل مقدس مخالف ہے نہ صرف مخالف بلکہ برباد کرنے والی سو وہ شیطان کی بادشاہت ہے جو ہر طرح کی راستی کی دشمن ہے ؛

جس کے پنجہ حکومت میں بائبل کے آنے سے پیشتر تمام ہندوستان تھا اور شکر ہے کہ لاکھوں باشندگان اس سے رہائی پاتے جاتے ہیں اور قریب ہے کہ شیطان کی بادشاہت برباد ہو اور صلح کا سلطان یعنی شہزادہ زندگی جو عیسیٰ مسیح ہے معنوی طور پر ہندوستان پر حکومت کرے اور تمام بت اور مندر اور جھوٹے معبد مسمار ہو جائیں

فقط والسلام ؛

راقم پادری بوٹا مل یو۔ پی۔ مشن مانانوالہ

آریہ سماج کی میعادی مکتی

آریوں کا عقیدہ ہے کہ نجات میعادی ہے ابدی نہیں کیونکہ انسان کے اعمال محدود ہیں۔ لہٰذا نجات بھی محدود ہونی واجب ہے نہ کہ محدود اعمال کی سزا جزا ابدی ہونی واجب ہے جو لوگ ابدی نجات مانتے نہیں وہ ایشور کے عدل پر دھبہ لگاتے ہیں اگر ہم بموجب قول آریوں کے ایسا قبول کریں تو اُس واحد حقیقی قدوس عادل خداوند پر سخت الزام لگتے ہیں اول تو آریہ خدا انادکال یعنی ازل سے جیوں کو محدود سزا جزا دیتا چلا آتا ہے اور ہر کلپ میں پھر آواگون جو پاپ کا مول ہے جاری کر دیتا ہے اور جانتا بھی ہے کہ اس محدود سزا سے جیو یعنے انسان باز نہیں آتے مگر پھر بھی اندھا دھند محدود ہی سزا دیئے جاتا ہے لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ آریہ خدا سخت بیعلم ہے کہ محدود سزا دیکر ہمیشہ گناہ کا بازار گرم رکھتا اور کمل سزا دیکر گناہ کو بند نہیں کرتا جس سے پھر وہ گنہگار گناہ نہ کرنے پاوے۔ اور گناہ کا بازار گرم نہ ہو دھرمی ہمیشہ کے لئے دھرمی رہیں اور پاپی ہمیشہ کے لئے دوزخ میں گیرے جاویں پھر بالکل گناہ نہ رہے اور دھرمی ہمیشہ ایشور کے حضور رہکر اس کی حمد اور تعریف کریں مگر یہہ بات نہیں معلوم کہ مہاتما دیانند جی نے قبول کیوں نہ کی اُن کو یہہ ہی پسند آیا کہ ہم طرح طرح کی جونوں کا لطف اوٹھاویں اور جنم مرن کا عذاب بھی اٹھاتے رہیں میں نہیں جانتا کہ آجکل کے انگریزی خوان اور سائنس دان جو سماج میں ہیں وہ اس کو کیونکر مکتی مان بیٹھے ہیں اور آواگون کے کیونکر قائل ہو بیٹھے ہیں جس حالت جیو اور ایشور ہر دو انادی مانتے ہیں تو جیو انادی گنہگار ہے پس جس کی ذات میں گناہ ہے وہ کسی صورت پاک ہو ہی نہیں سکتا اور نہ اُس کی اصلاح ہو سکتی ہے آواگون محض اسکی تماشہ بینی ہے کیونکہ ذاتی گنہگار کسی صورت پوتر ہو نہیں سکتا جب ہم غور سے دیکھتے ہیں تو یہہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ آریوں کا خدا ایک تماش بین ہے جو ازل سے لیکر ابدتک لوگوں سے بذریعہ آواگون گناہ ہی کرواتا رہتا ہے اس چکر کو کبھی بند ہی نہیں کرتا ہر کلپ میں تناسخ کا ہلٹ چلا پاپ پن کا تماشا دیکھتا ہے ؛

اول پاپ کا دور جاری رکھنے سے آریہ ایشور دھرمی یا پاک نہیں ٹھہر سکتا دوم مکتی یافتہ کو پھر مکتی سے نکال پاپ کی دلدل تناسخ میں گرنے والا نہ عادل اور نہ قدوس ٹھہر سکتا ہے ؛

محدود سزا دینے سے علیم نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ جیو بار بار گناہ کرتے ہیں جس حالت سلسلہ تناسخ انادکال سے ہے تو جیو ذاتی گنہگار رہے پس ذاتی گنہگار ہرگز پاک نہیں ہو سکتا آواگون اسکی تماش بینی ہے سوائے اس کے اور کچھ مطلب معلوم نہیں ہوتا کہ کیوں ایسا کرتا ہے کیونکہ ازل سے یہہ دور گناہ تناسخ جاری ہے لہٰذا اس دور کے جاری رکھنے والا بھی ناپاک ہے پس آریوں کے ویدوں میں ایسے ایسے الزام اُس حق تعالےٰ پر لگائے ہوئے ہیں اس لئے وید ہرگز خدا کی طرف سے نہیں اس لئے ہم چارواک کے قول کو راست خیال کرتے ہیں کہ وید جرفری ترفری بھانڈوں کے بنائے ہوئے ہیں یہہ حقیقت بریج ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ آریہ سماج کا یہہ دعوے کہ وید ایشور کے مطابق ہیں یہہ سراسر غلط اور لغو نہیں تو اور کیا ہے اس پر پنجابی کی مثل ٹھیک آتی ہے آپے ہی میں رجھی آپے ہی بچے جیون واجب ہے کہ ہمارے بھائی آریہ سماجی براے مہربانی اس میعادی مکتی کو دلائیل بالا کو رد کر کے ثابت کر دیں ؛

الراقم عمانوئیلی انددھرم کوٹ ضلع فیروزپور

سوال ۲

کیا اعمال کے سوے آریہ ایشور کسی کو کچھ بخش سکتا ہے جب آریوں سے یہہ سوال کیا جاتا ہے تو یہ جواب ملتا ہے کہ ہرگز نہیں کیونکہ اگر ایشور بلا کرم کے کسی کو کچھ دیدیوے تو اُس کا عدل بالکل کافور ہو جاتا ہے اور وہ عادل نہیں رہتا اچھا اس پر ہم یوں پوچھتے ہیں کہ وید میں جو پرارتھنا منتر ہیں کیا وہ بالکل بے فائدہ ہیں جیسے گایتری منتر میں عقل یعنے بدھی کے لئے دعا ہے جیسے اسی منتر میں گناہوں کے لئے دعا ہے۔ دیکھو منتر

विश्वानि देव

ایسے بہت منتر ہیں جنہیں خوشی اور عمدہ اودیات کی پیدائش کے لئے پرارتھنا ہے یہہ سب یوں ہی ہیں اور سماج میں جو دعا مانگی جاتی ہے وہ بھی بے فائدہ ہے آریہ لوگوں کو ہم اس بات میں صلاح دیتے ہیں کہ وہ ان منتروں کو وید سے علیحدہ کر دیویں تب کرموں سے نجات مانیں یہ منتر تو کرم کو توڑ کر فضل کی طرف لے جاتے ہیں لہٰذا ثابت ہو گیا کہ کرم کا مسئلہ وید میں بالکل ردی ہے ایشور اپنے فضل سے اپنے مانگنے والوں کو فضل سے دیتا ہے ؛

الراقم عمانوئیلی مشنر انجیل انددھرم کوٹ ضلع فیروزپور

سوال ع۳

کیا جیو اور ایشور اور مادہ ہر سہ انادی ہیں؟

آریہ ساجی کہتے ہیں بیشک یہہ ہر سہ انادی ہیں۔ اگر انادی نہیں ہیں تو بتاؤ کہ خدانے جیاتکو کس چیز سے پیدا کیا ہے اس سوال کو ہم دوسرے پیرایہ میں کرینگے اور بہت سے نقص ایسے مانتے ہیں جو ہم آیندہ ظاہر کرینگے اسوقت ہم ایک ہی نقص پر متوجہ ہوتے ہیں کیا جیو انادی گنہگار ہے اگر انادی گنہگار ہے تو اسکی اصلاح ہونی ناممکن ہے کیونکہ جو ذاتی گنہگار ہے اُس کی اصلاح ہو ہی نہیں سکتی اس لئے تناسخ بالکل بے عقلی کا کام ہے یہہ آواگون سے گناہوں سے اصلاح تو نہیں ہے یہہ تو اس طرح کی اصلاح ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ میں صابن لگا کر کوئلے کو گورا بناتا ہوں یہہ بات جیسے ناممکن ہے ویسے ہی بذریعہ آواگون کے جیو جو ازل سے پاپی ہے ویدک خدا دھرمی بنا رہا ہے اس لئے آریہ خدا سخت نادان اور بے علم ہے جو ذاتی گنہگار کو سزا دیکر دھرمی بنا رہا ہے اُسکو اتنا علم نہیں ہے کہ ذاتی چیز ہرگز نہیں بدل سکتی اپنی ذات میں ناپاک رہتی ہے دھرم کوٹ میں جو مباحثہ ہوا تھا اُسمیں یہ سوال کیا گیا تھا جسکا جواب یہہ تھا کہ جیو اپنی ذات میں تو شدھ ہے اچھے کرم کرنے سے اچھا پھل پاتا ہے اور برے کرم کی سزا حاصل کرتا ہے ہم اس جگہ یہہ سوال کرتے ہیں جس حالت میں وہ شدھ تھا تب ہی جسم تھا اگر جسم نہ تھا تو وہ کرم کر ہی نہیں سکتا جب کرم کر ہی نہیں سکتا تھا تو آواگون میں کیونکر آگیا معلوم ہوتا ہے کہ جیو انادی گنہگار ہے یا یوں کہو کہ بلا جسم تھا تو جسم دینا بلا کرموں کے یہہ بھی سراسر اُس کا بے عدل ہے کہ بلا تصور ہی تو آواگون میں جیون کو لگا پاپ پن کر دلا کر تماشہ بین بن بیٹھا اگر جیو کا جسم انادی مانا جاوے تو خدا خالق بھی نہیں رہتا اور بغیر جسم کے کرم نہیں ہوتا اب یہ سخت مشکل ہے اگر آپ یہہ کہیں کہ جیو انادی گنہگار ہے تو مشکل اگر اُسکو پوتر کہیں تو بلا کرموں کے وہ آواگون میں کیونکر آگیا جدھر آپ بھاگیں اُدھر ہی پھنگا

امید ہے کہ ضرور کوئی آریا سماج ان سوالات کا جواب دیکر وید کو بے نقص ٹھہرا دیگا؟

راقم عمانوئیل مبشر انجیل از دھرم کوٹ

ازروئے قرآن شریف مستقیم راستہ بائبل شریف کا ہی

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ٥

ترجمہ دکھا ہمکو راہ سیدھی　راہ اُن لوگوں کی جنپر نعمت کی ہے تو نے سوائے اُن کے کہ جنپر غضب کیا۔ اور نہ گمراہ ہونگی؟

خدا اب تمام مسلمانوں کو ہدایت کرتا ہے کہ مجھ سے راہ مستقیم طلب کرو وہ راستہ سیدھا اُن لوگوں کا جنپر نعمت کی ہے تو نے جنپر غضب کیا ہے وہ راستہ نہ دکھا اور نہ گمراہوں کا راستہ اب ہم محمدی صاحبان سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کونسا راستہ ہے جن پر اللہ تعالےٰ نے نعمت کی ہے کیا وہ توارت انجیل کے ماننے والے جنکو خداوند کریم نے یہہ کتابیں راہ دکھانے والی دی ہیں نہیں ہیں اگر نہیں ہیں تو دیکھو سورت عمران میں مفصل لکھا ہے نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اوتاری اوپر تیرے کتاب ساتھ حق کے سچا کرنے والی واسطے اُس چیز کے کہ آگے اُس کے ہی یعنے قرآن کو خدا نے محض گواہی کے لئے محمد صاحب پر نازل کیا تاکہ انجیل توریت پر گواہی دیوے یہ کتابیں برحق اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِلنَّاسِ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ٥ اور اُتارا پہلے توراۃ اور انجیل پہلے اس کے راہ دکھانے والی واسطے لوگوں کے اور اُتارے جھگڑے؟

پس جو سیدھا راہ سورت فاتحہ میں اللہ تعالےٰ سے طلب کیا گیا اُس کا جواب سورت عمران میں دیا کہ راہ دکھانے والی کتابیں اس کے پہلے توراۃ انجیل دے چکا ہوں اور انہیں کے ماننے والوں پر اللہ تعالےٰ نے نعمت کی ہے اور قرآن انجیل کا گواہ ہے سوائے اس کے اور کوئی بات نہیں پس محمدی لوگ قرآن کی گواہی کو مانکر اللہ تعالےٰ نے انجیل اور توراۃ راہ دکھانے والی کتابیں ہمکو بخش دی ہیں اونہیں پر عمل کرنے سے قدیم لوگوں سے نجات حاصل کی ہے وہی راہ راست ہے دوسرا راستہ کوئی نہیں ہے مسیح کہتا ہے راہ حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے بغیر باپ کے پاس جا نہیں سکتا پس راہ حق کو جو شروع سے ہے آپ نہ مانیں اور قرآن کی گواہی پر عمل نہ کریں تو بلاشبہ گمراہ ہیں اور گمراہی کا انجام دوزخ ہے؟

راقم عمانوئیل مبشر انجیل از دھرم کوٹ

کتاب مقدس

اگر سچے دل سے اس کا مطالعہ کیا جاوے۔ تو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے نجات کی دانائی بخش سکتی ہے اور انسان کی زندگی کو کامل اور نیکی کی طرف ضرور ہدایت کریگی۔ مسیح کے رسولوں نے بھی یہ بتلایا ہے کہ یہ نوشتے خدا کے الہام سے لکھے گئے ہیں۔ اور کہ وہ نجات حاصل کرنے نیکی اور سچائی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی ہدایت کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اسمیں سے کچھ جانے۔ تو اسکو لازم اور بہت مناسب ہے کہ دعا کے ساتھ کتاب مقدس کی تلاوت کرے اور روح القدس کے وسیلے اُس کے سمجھنے کی کوشش کرے اور تب وہ اُسکو ایک بے شمہ حقیقت پاکر یہواہ کے لئے شکرگذاری کا گیت گانیکا مشتاق ہوگا یاد رہے کہ ہمارے خیال۔ اپنے خیال ہیں اور خدا کے خیال اس کے اپنے خیال ہیں۔ ہمارے خیال ہماری کوتہ عقل کی بنیاد ہیں۔ اور خدا کے خیال اسکی بڑی بیحد دانش پر مبنی ہیں۔ اس مخلوقون ساتوہ دونکا ایک ہوجانا محال ہے۔ اس کے سمجھنے میں عقل انسان عاری اور عاجز ہے۔ اس سبب سے اکثر لوگ ہر زمانے میں اپنی کوتاہی عقل اور نا سمجھی کے باعث اس مبارک کتاب اور اس کے مسئلوں کے منکر بھی ہوتے چلے آئے۔ اور اسوقت بھی اکثر لوگ اس کا انکار کرتے موجود ہیں اور کیوں ایسا کرتے ہیں؟ اس لئے کہ وہ اپنی

عقل کے زور پر حل کیا چاہتے ہیں۔ اور یون دھوکہ کھاکر اسکا انکار کر بیٹھتے ہیں کتاب مقدس میں خلقت کی پیدایش سے شروع کرکے اس بات کا ذکر ہوتا ہے۔ کہ کس طرح پہلے خدا نے خاص ایک انسان یعنی حضرت ابراہیم کو برگزیدہ کیا اور پھر ایک خاص قوم بنی اسرائیل کو۔ اور اُس قوم کی تاریخ اور مکاشفہ کا جو خدا نے انہیں دیا کھوج لگاتا ہوا اس نقطہ تک پہنچتا ہے جہان کہ دنیا کا نجات دہندہ ظاہر ہوا۔ جس کی دنیا حاجتمند تھی۔ اور کہ جسکی خاطر خدا و ند نیا اور برگزیدہ قوم کو طیار کر رہا تھا۔ کتاب مقدس میں نہ صرف مذہب کی ضروری باتیں درج ہیں جن پر انسان کے آپس کے تعلقات کا مدار ہے۔ اور انسان کے ہرایک وظایف کو بھی کتاب مقدس درست طور پر ہدایت فرماتی ہے اگر سچائی سے غور کیا جاوے تو معلوم ہو جاویگا۔ کہ دنیا بھر کی تمام کتابون میں اخلاق کے اصول ایسی صفائی کے ساتھ کہیں نہیں بیان کئے گئے ہیں۔ اسی کتاب میں بتایا گیا ہے کہ ہمارا خدا کے ساتھ کیا رشتہ ہے اور ہمکو انسانون کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ غرضیکہ ہرایک نیک کام کی تعلیم اور مدد اسی کتاب میں پائی جاتی ہے تمام دنیا بھر میں صرف یہی ایک کتاب ہے جسے مرد خدا کامل اور ہرایک نیک کام کے لئے طیار ہو سکتا ہے۔ خدا کا بڑا شکر ہے۔ کہ اُس نے اپنی رحمت سے ایسی کتاب ہماری ہدایت کیواسطے لکھوائی ہیں چاہئے کہ سچے دل سے اُسکو پڑھیں سُنیں سیکھیں اور عمل کرکے حیات ابدی حاصل کریں۔ آمین۔

راقم نجیب اللہ بشیر انجیل اجنالہ

بخدمت جمیع علماء ملت محمدیہ

بعرض میرسانم

چون باتفاق جمیع فریق ملت محمدیہ قرآن مُنَزَّل من اللہ و تعمیل حکم قرآن بر ہر یکے اعلےٰ و ادنےٰ فرض مؤکدہ است پس ہر آنکسیکہ عمداً تعمیل حکم نکند او مجرم گناہ کبیرہ از دائرہ ایمان بدر شدہ باشد ثانی اینکہ تعمیل حکم قرآن بر اُمت محمدیہ فرض است و بر محمد صاحب نیز فرض بود دیگر بر محمد صاحب ہم فرض بود تا در تعمیل حکم بدرجہ مساوات با اُمت خود گردیدہ و اگر عمداً تعمیل نکند تا نیز مساوی انہا باشد یا نہ؟

واز مضمون متن قرآن غیر مجمل ہویدا اگرچہ بار بذریعہ قرآن محمد صاحب را حکم رسیدہ کہ برائے گناہان خود آمرزش طلبد پارہ ۲۶۔ سورہ محمد رکوع ۲+۱۹ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ

ترجمہ پس جان تو یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے ایمان والون کے اور ایمان والیوں کے ؕ

و پارہ ۲۴ سورہ مومن رکوع ۶+۵۵ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ؕ

ترجمہ پس صبر کر تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے اور پاکی بیانکر ساتھ تعریف رب اپنے کے تیسرے پہر اور صبح کو ؕ

و پارہ ۳۰ سورہ نصر وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۔ ترجمہ اور بخشش مانگ اس سے تحقیق وہ ہے پھر انے والا۔

لیکن باوجود اینقدر تاکید موکدہ قرآن خبر نمیدہد کہ محمد صاحب برائے گناہان خود آمرزش طلب شدہ بود لہذا التمس ام کہ بابت تعجب دفعہ مطلع فرمایند کہ تعمیل حکم مصدرہ بالا کردہ یا نہ و اگر تعمیل نکردہ بود تا سوا آن گناہان عدول حکمی دیگر گناہ است والسلام علی من اتبع الہدیٰ ؕ

رقیمہ برخوردار خان

گوجرہ

گوجرہ دنیا کیا بلکہ ہندوستان یا پنجاب میں کوئی بڑی مشہور جگہ نہیں ہے۔ کیونکہ نہ یہہ ضلع ہے نہ تحصیل اور نہ ہی یہان کوئی ایسا تواریخی مکان ہے جس کے باعث سے یہہ جگہ مشہور ہو۔ البتہ ایک بات میں یہہ ایسا مشہور ہے کہ پنجاب کیا ہندوستان میں کوئی شہر اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتا ہے۔ اور وہ ہے غلہ کی تجارت ہندوستان میں فصل کی پیداوار کے لحاظ سے یہہ سب ہندوستان کے پنجاب اول درجہ پر ہے اور پنجاب میں نہر چناب کا علاقہ اور نہر چناب کی سب منڈیون میں سے بہ لحاظ غلہ کی تجارت کے سب سے اول درجہ پر گوجرہ ہے ؕ

اس جگہ کی منڈی میں ۱۲۰ دوکانیں ہیں جو صرف غلہ کی تجارت کرتی ہیں ؕ

یہان چار انگریزی کمپنیوں کے دفتر ہیں جنکا کام ہی یہہ ہے غلہ خرید کے ولایت کو روانہ کرنا ؕ

اس کا پلیٹ فورم اتنا ہی لنبا ہے جتنا کہ کل شہر بلکہ اس سے بھی بڑا زیادہ ؕ

اس جگہ اول درجہ کے گڈے والے جو منڈی اور سٹیشن کے درمیان غلہ پہنچاتے ہیں ۲۰ سے ۲۲ روپیہ روزانہ کما لیتے ہیں ؕ

یہان مزدورن کو ۱۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے جو گاڑی پر بوریان لادتے اور اتارتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں مزدورون کو اس قدر تنخواہ نہیں ملتی ؕ

یہان کی منڈی میں اسقدر غلہ جمع ہوگیا ہے کہ اس میں سمائی نہیں ہوسکتی۔ آخر کار گذرہ منڈی بھی غلہ کے واسطے لی گئی اور اب لکڑی منڈی میں غلہ جمع کرنا شروع کیا گیا ہے ؕ

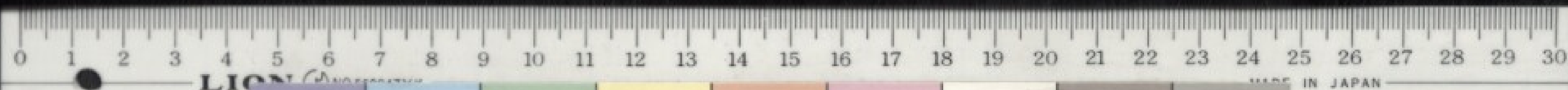
سٹیشن پر جو بوریان جمع ہیں کہا جاتا ہے کہ انکی تعداد اسوقت ۱½ لاکھ کے قریب ہے ؕ

سرکار نے تنگ ہوکے سٹیشن پر اور مال آنا بند کردیا ہے۔ جب تک کہ اگلا مال اٹھا نہ لیا جاوے ؕ

مشکل سے کوئی گاڑی آتی ہے جس میں غلہ کے خریدنے کے لئے کمپنیون کا روپیہ نہ آتا ہو۔ اگر صبح کے وقت گوجرہ کا نظارہ دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا تو ہزارہا اونٹ اور گدھے اور گڈے کیڑون کی طرح چارون طرف سے آرہے ہیں۔ خدا کی قدرت اس سے دس برس پہلے یہان گوجرہ کا نام و نشان نہ تھا اور اب سرکار انگریزی کے انتظام اور کوشش سے یہہ جنگل آباد ہوگیا ہے جس سے کروڑون آدمیون کے لئے خوراک پیدا ہوتی ہے ؕ

گاڑی سے اُتر دروازہ کھٹکھٹایا۔ عرصہ کے بعد ایک دس بارہ برس کی لڑکی میلے کچیلے کپڑے پہنے آئی +

پوچھنے لگی تم کس کو ڈھونڈتی ہو۔ مینے کہا کہ اِس مکان پر کوئی بیمار شخص ہے یا نہیں۔ اُس نے جواب دیا کہ ہان ایک ہے۔ میں نے کہا کہ مجھکو مہربانی سے اُس کے پاس لے چل۔ لیکن پہلے اُس سے جاکر کہدے کہ عورت بنام مس ہیلی تمہارے ملنے کو آئی ہیں۔ کیونکہ بیمار کے کمرہ میں یکایک جانا مناسب نہیں سمجھتی تا نہ ہو کہ مریض کو کسی قسم کا صدمہ پہنچے۔ لڑکی گئی اور واپس آن کر کہنے لگی کہ آئیے آپ کو بڑی خوشی سے ملینگے۔ جب دروازہ پر پہنچی تو نظارہ جو ملا اُس سے دل پر لرزہ آیا۔ ایک شخص جو کہ کسی زمانہ میں سرو قد اور خوش شکل ہوگا اب مانند ایک لکڑی کے جو سوکھ کے سکڑ گئی ہے پڑا نظر آیا۔ چہرہ پر سوائے آنکھ اور ناک کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ مجھکو دیکھ کر وہ منہ ڈھانپ کے رو دیا۔ مینے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ جاَن مت رو۔ میں تو تمہارے ملنے کو آئی ہوں اب میرے ساتھ بات چیت کرو۔ تب اپنی آنکھ پونچھ کر آہستہ سے کہا کہ مریم تو نے بڑی مہربانی کی کہ مجھ نالائق کے پاس آئی۔ دیکھ میری نالائقی نے میرے ساتھ کیا کیا۔ افسوس صد افسوس کہ مینے اپنی جوانی کے دنوں میں اپنے خالق کو فراموش کیا اور اب اُس نے مجھکو چھوڑ دیا۔ جاَن میں نے کہا ہرگز ایسا نہ سوچنا خداوند تعالےٰ کسی کو فراموش نہیں کرتا۔ یاد کرو وہ اپنے نبی کی معرفت اسرائیل کو کیا کہتا ہے۔ "کیا ایک ماں اپنے بچے کو جو اُس سے پیدا ہوا بھول سکتی ہے۔ ہاں وہ شاید بھول بھی جائے لیکن میں تجھے کبھی نہیں بھولوں گا۔" مریم



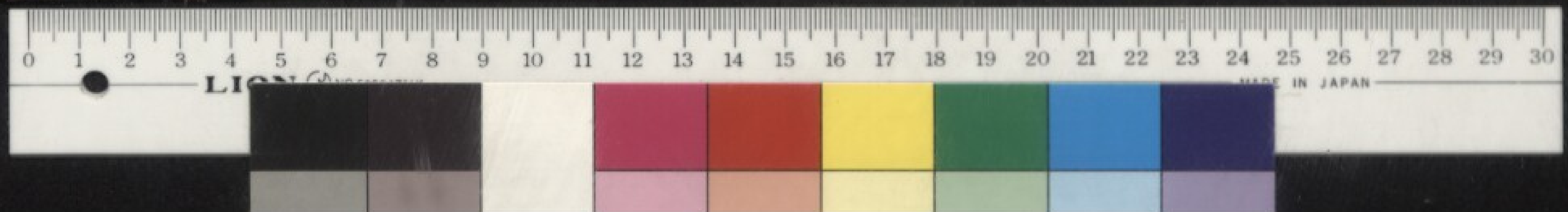
اِس سے کیونکر تسلی حاصل کر سکون جبکہ خوب طرح جانتا ہوں کہ میں نے اپنے مالک کی مرضی جان کے اس کی حکم عدولی کی اور روشنی کو پہچان کر تاریکی کی راہ لی اِس لئے میں دوگنی سزا کے لائق ہوں ؛

جاؔن یہہ جو تم کہتے ہو سچ ہے پر خداوند کے وعدے بڑے سے بڑے گنہگار کے لئے قایم ہیں۔ بارہا اُس نے فرمایا۔ "اَے اسرائیل تو میری طرف پھر تو میں بھی تیری طرف پھرونگا اور کہ اگر تمہارے گناہ قرمزی مانند سرخ ہوں تو بھی وہ برف کی مانند سفید ہو جاینگے اور یہہ بھی کہ خداوند معاف کرنے کو طیار رحیم اور رحمان غصہ میں دھیما اور پُر از محبت ہے"۔ یہہ سب جان کر کسی گنہگار کو کچھ ڈر نہیں صرف اتنی شرط ضرور ہے کہ گنہگار اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور اُسکی طرف پھرے۔ مرؔیم ایسا کہنا تو آسان ہے پر عمل میں لانا نہایت مشکل۔ اتنی گفتگو کرنے سے جاؔن بالکل تھک کے ضعف میں آگیا۔ مین نے جلدی سے اُٹھ کر دودھ جو کہ اُس کے واسطے قریب رکھا ہوا تھا آہنی چولہے پر گرم کیا اور اُس کا سر تھوڑا سا اُٹھا کر پلا دیا۔ جب ذرا سا تازہ دم ہوا تو مینے کہا تمہارے لئے بہت گفتگو کرنا اچھا نہیں ہے سو اب میں جاتی ہوں لیکن کل اِسی وقت پھر آؤنگی خدا حافظ ؛

اُس کے چہرہ پر اُداسی سی آگئی پر کچھ نہ کہا صرف اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے آبدیدہ ہو کر دیکھنے لگا۔ میرا بھی دل بھر آیا۔ مین نے اُس کا ہاتھ پکڑ کے پھر کہا کہ کل سے میں تمہارے پاس ہر روز آیا کروں گی اور اگر چاہو گے تو تم کو کچھ پڑھ کے بھی سناؤں گی۔ پھر سب سے زیادہ میں تمہارے لئے

دعا کروں گی کہ خداوند کریم تم پر فضل کرے اور اگر اُس کی مرضی ہو تو تمہیں پھر تندرستی عطا کرے۔ سلام

تمام شد



یہہ جگہ چرچ مشنری سوسایٹی کے متعلق ہے۔ یہان ایک چھوٹی سی ہی جماعت ہو لیکن گوجرہ سے دس میل کے اندر کوئی چالیس سی جماعتیں ہیں۔

کیا یہہ لوگ جو غلہ کی تجارت کرتے ہیں صرف دنیاوی دولت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا انکو آسمانی دولت کی بھی خبر ہے جو ہمیشہ تک رہیگی۔ افسوس کہ یہہ لوگ صرف اسی دنیاوی دولت کے خواہشمند ہیں نہ وہ آسمانی دولت کے واقف ہیں اور نہ اُس کی واقفیت حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔

اے خدا اس دنیا کے دولتمندون کی آنکھون کو کھول کہ وہ دنیاوی دولت کو پیار نہ کریں جو صرف تھوڑے ہی دنون تک ان کے قبضہ میں رہیگی۔ پر وہ ابدی دولت کو پیار کریں جو ابد تک ان کے پاس رہیگی اور وہ صرف یسوع مسیح کے وسیلے سے مل سکتی ہے۔

راقم وارث الدین از گوجرہ

مس ایم۔ بی کارلیٹن صاحبہ کی خوش آمدید

ناظرین کو واضح ہو وے کہ ہمارے بزرگ اور جناب مہربان ڈاکٹر کارلیٹن صاحب کی دختر نیک اختر واقعہ ۵ اگست ۱۹۰۷ء کو ولایت سے بخیریت تشریف لاکر سپاٹو میں اپنے والدین کے پاس وارد ہوئیں۔ انکی مبارک آمد کے بارے میں دیسی مسیحیوں کی جانب سے ۱۹ اگست بوقت ۴ بجے شام کو صاحب موصوف کی کوٹھی پر ایک جلسہ کیا گیا۔ جلسہ میں دعا اور مس صاحبہ کی آمد کے بارے میں تقریر اور خوب گانا بجانا ہوا۔ مسٹر امروز سنگھ نے ایک نقل کے ذریعہ سے تمام حاضرین کو خوب سا ہنسا ہنسا کر تھکایا۔ واقعی نقل انعام کے لایق تھی۔ حاضرین جلسہ کی چائے اور مٹھائی سے خوب تواضع کی گئی۔ ہم صاحب اور میم صاحبہ کی خوشی کا انداز بیان نہیں کرسکتے۔ صرف اتنا کہنا کافی ہوگا کہ آپ دونوں کے دل اور چہرے خوشی اور شکر گذاری کا پورا پورا اظہار کرتے تھے اب مس صاحبہ اپنی چھوٹی بہن کو اپنے ہمراہ لیکر اپنی تعلیم کو پورا کرنے کے لیے شملہ کے اسکول میں داخل ہوئیں ہیں ہماری دلی دعا ہے کہ خداوند کریم اپنی رحمت کا ہاتھ رکھکر انکو کامیاب کرے۔ اور نیز یہہ کہ انکا خیال اور مزاج ایسا ہی رہے۔ جیسا ہمارے منجی اور انکی والدین کا بھی ہے۔ تاکہ انکی زندگی سے پیارے مسیح کا جلال اور بہتون کا فائدہ ہووے آمین۔

راقم ایم۔ سی نیوٹن۔ گل۔ کسولی بازار

غزل

مسیح کی پیروی میں گل تیری رفتار کیسی ہے
تمہاری اندرون عیسا یو گفتار کیسی ہے

کلام پاک کی تعلیم تو یہہ ہے ملے رہنا
پھر آپس میں تمہارے بھایو تکرار کیسی ہے

مسیح محبوب کو جسدم مخالفون نے آگھیرا
کہا پطرس سے باہر میان کے تلوار کیسی ہے

دکھانے کے ہیں دیگر پر چبانے کے ہیں فی الحال اور
یہہ الفت اسقریوطی بھی تیری مکار کیسی ہے

کرو جس ساتھ نیکی وہ بدی سے تو یپ دھرتا ہی
کرشٹیون کی بدون میں زندگی دشوار کیسی ہی

یہان تو صاف باطن ہیں کدورت کچھ نہیں ملیں
یہہ محبت پھر بتا ناحق تجھے ہر بار کیسی ہے

ہمیں تو شوق ملنے کا تیری خاطر ہے جلنے کی
گلون کے توڑنے کیواسطے تیار کیسی ہی

خادم ایم۔ سی۔ نیوٹن گل۔ کسولی بازار

سیالکوٹ کنونشن ۱۹۰۷ء

عجیب! عجیب!! عجیب!!!

سیالکوٹ کنونشن۔ ۸ ستمبر سے ۱۳ تک ہوگی خدا کی بڑی تعریف ہے کہ اُس نے اپنے جلال کے واسطے پنجاب میں ایک شخص کو قدرت دی ہے کہ بیمارون کو اچھا کرے۔

۱۶ اگست سے اُسے قدرت بخشی گئی ہے اسوقت سے لیکر آج تک منٹگمری والہ۔ گوجرہ اور بھمن آباد میں اُسنے بیسیوں آدمیون کو دعا کے وسیلے سے اچھا کیا ہے۔ بعض وقت میں نے دیکھا ہے کہ ایک منٹ میں بیمار اچھا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ آج بھی میری آنکھون کے سامنے یہ واقع ہوا۔

اس شخص کا ارادہ ہے کہ ۱۲ ستمبر کی شام کو عام جلسہ میں ساری جماعت کے سامنے بیمارون کو دعا کے وسیلے اچھا کرے۔ تاکہ وہ لوگ جو تھوما کی مانند کمزور ہیں اور بغیر دیکھے ایمان نہیں لاسکتے اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ انکا ایمان بڑھے اور اس سے خدا باپ کا جلال ہووے۔

جو کوئی بھائی یا بہن بیمار ہوں وہ سیالکوٹ آجاویں۔ اور اپنی آنکھون سے خداوند رب الافواج کا جلال دیکھیں۔ کیا اب بھی آپ سیالکوٹ کنونشن میں جانے کا ارادہ نہیں کرینگے۔

مسیحی بھایو چلو بڑا موقع ہے کہ روحانی برکتوں کو لے لو۔ تاکہ آپ کی زندگی روح القدس کی حضوری سے بھر جاوے۔ بار کے علاقہ سے اب تک ۱۱۰ آدمی سیالکوٹ جانے کو تیار ہوگئے ہیں۔

سرکار نے بڑی مہربانی کی ہے کہ پچاس میل دور سے آنے والون کیواسطے کرایہ نصف کر دیا ہے۔ درجہ دوم۔ سوئم اور انٹرمیڈیٹ کیواسطے۔ جو شخص نصف کرایہ پر آنا چاہیں۔ وہ ملکشی صاحب بہادر۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے لاہور سے یا پادری گارڈن صاحب گورداسپور سے درخواست کرکے سرٹیفکیٹ منگوا سکتے ہیں جو ٹکٹ والے بابو کو دینے پر سیالکوٹ آنے جانیکا ٹکٹ نصف کرایہ پر مل سکیگا۔ اگر آپ نے کنونشن کے دنون کیواسطے چارپائی لینی ہو تو دس روز کا کرایہ ۸ آنہ لگیگا۔

پادری شہباز صاحب بمقام سیالکوٹ سے درخواست کریں۔

اگر آپ نے تنبو کیواسطے کچھ چندہ روانہ کرنا ہو تو پادری

گارڈن صاحب بمقام گوجرانوالہ کے نام روانہ کریں۔

اگر آپ کنونشن کے دنوں میں کوئی دوکان کھولنی ہو تو اسکی بابت سردار دیدار سنگھ صاحب گجرات سے درخواست کریں۔

کنونشن کے اجلاس بمقام بارہ پتھر سیالکوٹ ہونگے جو ریلوے سٹیشن شہر سیالکوٹ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے۔

انگریزی طریقہ کی خوراک والوں کو ایک روپیہ روزانہ ادا کرنا ہوگا۔

دیسی لوگوں کی خوراک کے واسطے بہت دوکانیں کھل جاوینگی۔ ان سے عمدہ خوراک بازاری قیمت پر دستیاب ہوسکیگی۔

جو صاحبان کنونشن کے دنوں میں چاہتے ہیں کہ انکی ڈاک سیالکوٹ آوے تو وہ صرف اپنا نام اور سیالکوٹ کنونشن کا پتہ دیویں۔

کنونشن میں ڈاک انکو ملجایا کریگی۔

راقم کی درخواست ہے کہ دوسرے مسیحی اخبار جنکی نظر سے یہ مضمون گزرے مہربانی کرکے اپنے اپنے اخباروں میں درج فرماویں۔

راقم وارث الدین گوجرہ ضلع لائیل پور پنجاب

اشتہارات

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو ہر دو اردو اور انگریزی زبان میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً

درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن انڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے	۱	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	۱۲	"
" پچیس " "	۸	"
" پندرہ " "	۱۲/	"
ادنیٰ ترین نرخ	۸/	"

نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے کل درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں۔

المشتہر پروفیسر پی ایچ ایڈورڈز الہ آباد

پریسبٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۵۲ء میں قائم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس فنڈ میں شریک ہوچکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۱۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۵ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں چالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزان ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہوسکتا ہے مردوں کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجنگ ڈائرکٹر نولکھا۔ لاہور

بقیہ ایڈیٹوریل

پھر اڈیٹر المحدیث خدا کی محبت کی نسبت یہ آیت پیش کرتے ہیں بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوائے اور لوگوں کو شریک بناتے ہیں اور پھر جو لوگ ایماندار ہیں وہ اللہ ہی کی محبت میں سب سے زیادہ مضبوط ہیں۔ ان آیات بالا میں نہ تو ایمانداروں کی تشریح کیگئی ہے اور نہ اللہ کی خوبیوں ... ضروری ہیں۔ اول علم اس شے کا جسپر ہماری توجہ مبذول ہے دویم جذبات سویم ارادہ کا رجوع۔ محض علم مذہب قرار دیا جا نہیں سکتا اگر جذبات علم کے ساتھ متحرک نہیں ہوتے تو انسان کے دل میں خدا کی محبت اور عظمت اور اطاعت پیدا نہیں ہوسکتی اور اس کے علاوہ دل کا رجوع ہونا بھی ضروری ہے جس انسان کا ارادہ خدا کا علم حاصل کرکے اسکی طرف رجوع ہوتا ہے اور اسکے مطابق اسکی سیرت اور خصلت خدا کے مطابق نہیں ہے ... کا خدا کی طرف ہوتا ہے ویسا ہی اس کے کیرکٹر میں تاثیر ہوتی ہے ... کا علاقہ انسان کی کل ذات سے ہے وہ عقل کی ضرورت کو طلب کرتا ہے ... جذبات کو بھی تحریک دیتا ہے اور ارادہ سے پوری اطاعت طلب کرتا ہے ... تمام دماغ روشن ہوا اور ضمیر بھی منور ہوئی اور حقیقی عظمت و محبت قائم ہوا ... یقین جانو کہ مذہب حقیقی قائم ہوا۔ خدا یہی چاہتا ہے کہ انسان اپنے خالق کی پوری پوری تعظیم اور تکریم بجالاوے اور اس کا حقیقی خوف رکھے اور اسکی ... پر چلے اور اسکو تمام دل سے اور ساری عقل اور ساری طاقت اور ساری ... سے پیار کرے لیکن قرآن ہمکو سکھاتا ہے کہ یرید اللہ ان یخفف عنکم و خلق الانسان ضعیفا یعنی ... چاہتا ہے کہ اللہ ہلکا کرے تم سے اور پیدا کیا گیا آدمی ناتوان۔ اس پر مولوی نذیر احمد خان صاحب تشریح کرتے ہوئے فخر یہ کہتے ہیں کہ نجات ابدی کے لئے قرآن ... سادگی اور سہولت پیدا کی ہے چنانچہ عملوں کی فہرست میں نماز روزہ زکوٰۃ ... کے زیادہ آسانی کیلئے فرائض کی ایک جدا مقدار مقرر کرتے ہیں چنانچہ تمام نماز ... فرض کے لحاظ سے بھی سورہ فاتحہ کے ساتھ چھوٹی سے چھوٹی تین آیتیں ... پڑھ لی جاتی ہیں۔ رکوع و سجود میں ایک ایک دفعہ تسبیح کہدو دو رکعتیں ... چار چار رکعت کوتین وقت ... پانچ نمازیں ... ہوگئیں ... روزہ سال بھر میں ۲۹-۳۰۔ بیمار مسافر کو اجازت قضا کرلے ... حج عمر بھر میں ایک بار وہ بھی بشرط استطاعت ... نجات ابدی خوشنودی خدا اور بہشت کا ذریعہ ہے اس سے ایمانداری ... اور خدا کی تقدس کا کیا لحاظ رکھا گیا کہیں خدا پرستی کیسی ...





دی منسل

یہ ایک ماہواری مشنری جرنل ہے قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک سواری چھ آنے نمونہ کی کاپی مفت روانہ ہوتی ہے ؛

المشتہر

یو ۔ کے ۔ ماجھی ۔ گوپال گنج فریدپور

دستورالعمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۲ معہ ضمیمہ ۳
〃 معہ محصول ڈاک 〃 ۳ 〃 ۴

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ؛

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	گ	ہجر	سے
چوتھائی کالم	ہجر	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	[illegible]
پورا کالم	عہ	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ مابعد کے لئے ۱ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائےگا

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
〃 〃 〃 معہ محصول عہ
قیمت آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ۱

بجلی کے ساتھ کمزور اور سُست کا علاج

آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنے ہاتھوں سے اپنی طاقت کو ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے اس بُرے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہے اور بدن میں چستی نہیں رہتی اور پٹھے اور رگیں کمزور ہو جاتی ہیں اور انسان اولاد پیدا کرنے کے لائق نہیں رہتا ہے یہہ برا کام آدمی کو اس قدر شرمندگی دلاتا ہے کہ جس سے کئی بزدل خودکشی کر لیتے ہیں اس خراب کام سے دل دماغ جگر گردہ مثانہ خزانہ سب کے سب ضعیف ہو جاتے ہیں دہات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے دل کمزور ہو کر دھڑکنے لگ جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے ضعف دماغ سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں بات کو بھول جاتا ہے آنکھوں کی کمزوری چربی کی کمی اور بدن اس قدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے انسان حیران پریشان اکثر رہتا ہے معدہ آنتوں کی کمزوری سے بدہضمی دائمی قبض کی شکایات اکثر رہا کرتی ہے غرضیکہ اس نامراد علت سے وہ وہ مصیبتیں پیش آتی ہیں جن کو بیچارہ بیمار ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے اس مرض کا سب سے اعلےٰ علاج بجلی کے ذریعہ کیا ہے بجلی فوراً سست اعضا کے اندر گھس جاتی ہے اور جاتے ہی اس کو گرم اور ہوشیار کر دیتی ہے ہم نے بھی وہی بجلی منگوائی ہے اور عرصہ سات سال سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں تین ہزار کے قریب بیماروں کا علاج کر چکے ہیں ؛

ہم نے اس علاج سے بہتر اور کوئی علاج خیال نہیں کیا جو لوگ یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے واسطے برقی سٹ مکمل بھیجا جاتا ہے جو بجلی کا سا کام ہی دیتا ہے اور اس سے رگوں کا سوئی پانی نکل جاتا ہے پھر ایک اور طلا نمبر ۲ لگایا جاتا ہے جس سے پٹھے موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں اور ایک شیشی مقناطیسی گولیوں کی ساتھ ہی ہوا کرتی ہے اس کے کھانے سے بہت باہ پیدا ہوتی ہے سارے برقی سٹ کی قیمت جس میں برقی طلا اور طلاء مالش کرنے اور چوب برقی مقناطیسی تینوں چیزیں معہ ترکیب استعمال ہے تین روپیہ آٹھ آنے میں ملتی ہیں جو آدمی ہم کو اپنے پاس بلا کر علاج کرا وے وہ سیکنڈ کلاس ریلوے گاڑی کا کرایہ معہ فیس فی کس پانچ روپیہ روزانہ کر دے ہم ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر علاج کر کے واپس آجائیں گے جو آدمی دبلے پتلے اور کمزور ہیں وہ بجلی لگوانے سے پہلے ایک ڈبیہ مومیائی ضرور ہی کھائیں تا کہ چربی اور طاقت بڑھ جاوے اور جلد فایدہ حاصل ہو قیمت فی ڈبیہ ایک چھٹانک مومیائی ایک روپیہ بارہ آنے معہ محصول ڈاک ؛

نوٹ

آج کل ہماری دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے "بجلی کا سفوف" "برقی گولیاں" وغیرہ اشتہار دینا شروع کر دیا ہے۔ اُن کے دھوکے سے بچنا چاہیے ؛

طبی اخبار سورج پرکاش کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے ؛

باہر سے آنے والوں کی رہایش کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے ؛

المشتہر

فتح چند حکیم عمدۃ الحکماء سند یافتہ مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر پنجاب

مميرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

حضرت انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا ابھل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ حضرت ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ مميرہ کا سفید سرمہ اعلی قسم قیمت فی تولہ تین روپیہ خالص مميرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر آنے خرچ ذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی مميرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے ٭

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ٭

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے ؟

(۱) پروفیسر میا سنگھ صاحب! آپ کے سفید سرمہ سے جس کی آنکھ میں ناخنہ ہوگیا ہے بہت فائدہ ہے یہہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرکے مایوس ہوچکا تھا برائے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلی قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے ٭

راقم مہاراجہ شترجیت پرتاب بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست تمکوہی گورکھپور

(۲) مین نے مميرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے تیار کیا ہے آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہہ نادر مميرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں ان سب کو جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اس قدر سستے داموں میں یہہ سرمہ ایجاد کرکے ملک و قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے فرض ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں

راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر و حفیظ الصحت بہادر والئے ریاست بہاولپور

(۳) جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ مميرہ کا بغرض تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش اور کمزوری نظر اور رتوندے کے لئے نہایت مفید ہے اور اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر خاصکر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا انکی نسبت بعد کو لکھونگا

راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و ایڈیٹر میڈیکل جرنل آگرہ

(۴) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب! تسلیم میں نے آپ کے یہان سے سفید سرمہ مميرے کا منگاکر استعمال کیا صد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہوجاتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے ٭

راقم مہاراج کنور چھترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوان اودھ

(۵) جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپ کا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اس واسطے ایک تولہ سفید مميرہ کے سرمہ کی ضرورت ہے آپ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج کر مشکور فرمادین ٭

راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دھاروا شیو علاقہ حیدرآباد دکن

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص مميرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریباً تیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ کا انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۹ء سے جمع کیا گیا ہے ٭

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی اے اڈیٹر و منیجر نور افشان ساکن پھلور کے لئے لودیانہ مشن پریس میں زیر اہتمام ڈبلیو ایل برلر کے چھپا

